القرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے وہ ایسے نہ تھے کیہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنا جان ومال سب اسلام پر قربان کرچکے تھے ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت ومال کا ان کو فکر نہ ہو.......متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کیلئے تلخ زندگی اپنے لئے گوارا کرتا ہے ....اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق ویصبر کے مصداق ہوں ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔پاکدامن ہوں فسق وفجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں........واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں اور حاضر جواب ہوں۔"

☆ارشادات☆

خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دربارہ جامعہ احمدیہ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ:

☆ "پھر تعلیم دینیات ، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور میرے منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کیلئے اٹھا تا ہوں جس نے فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔"

☆ "قوم میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے مطلوب ہیں جن کو دنیا کی پرواہ بھی نہ ہو۔جب مقابلہ دین ودنیا کا آکر پڑے۔باہمت واعظ مطلوب ہیں جو اخلاص وصواب سے وعظ کریں۔عاقبت اندیش صرف اللہ پر بھروسہ کرنے والے دعاؤں کے قائل اور علم پر گھمنڈ نہ کرنے والے علماء مطلوب ہیں جن کو فکر لگی ہو کہ کیا کیا جائے کہ اللہ راضی ہوجائے اور ایسے اکثر لوگ کم نظر آتے ہیں۔" (الحکم مؤرخہ 17اگست1900ئ)

☆ "اب ہماری محنتوں اور کوششوں کے پھلوں کے دیکھنے کا وقت ہے۔تم پر نماز کیلئے اپنی پڑھائی کیلئے کوئی نگران نہ ہوگا۔پر تمہیں چاہئے کہ نیک نمونہ دکھائیں اور مخالفوں کے اعراضات کا بڑی جوانمردی سے تحمل اور حوصلہ کے ساتھ جواب دیں اور دعا۔استغفار اور لاحول کے ہتھیار سے کام لیں۔"

(البدر 18جون1908ئ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ:

☆ "میرے نزدیک اس دعوت کے پیچھے ان کے ارادے اگر اس کام میں مدد کیلئے کھڑے نہ ہوں جس کیلئے محمد امین صاحب گئے تھے اور جس کیلئے انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں ہر اول کے طور پر تھا اور جو کام انہوں نے کیا ہے جب اس کام کیلئے ہمارے طلبہ اور مولوی تیار نہ ہوں اس وقت تک یہ دعوت نہ صرف ہمارے لئے خوشی کا موجب نہیں بلکہ رنج کا باعث ہے ......جس کام کیلئے تم تیار کررہے ہو ....اس کیئے چائے کی قربانی کافی نہیں بلکہ اس کیلئے جان کی قربانی چاہئے ....میں نے اپنی جماعت کو کئی بار بتایا ہے کہ ابھی مالی قربانی کا وقت ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ مگر اس سے یہ نہ سمجھو کہ جانی قربانی نہیں کرنی پڑے گی۔کرنی پڑے گی اور ضرور کرنی پڑے گی......جو حق کیلئے کھڑے ہوتے ہیں ان کو تو خدا اور اسکے ملائکہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔وہ کیوں کامیاب نہ ہوں..........مت سمجھو کہ تم تھوڑے ہو۔مقدار کی زیادتی کی اس قدر اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک چیز دین کیلئے قربان کرنے کو کھڑے ہوجاؤ۔" (الفضل 16نومبر1923ئ)

☆ "مدرسہ احمدیہ جس کی بنیاد ابتداءً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کی وفات پر ان کی یادگار کے طور پر قائم کی گئی تھی اور اسی طرح مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی اسے یاد گار قرار دیا گیا تھا اور بعد میں اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار قرار دے گیا کیونکہ درحقیقت ہمارا تبلیغی مدرسہ اور کالج بہترین یادگار اسی انسان کی ہوسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اسی کام کیلئے کھڑا کیا اس کی تعلیمی تاریخ کے کئی دور گزرے ہیں۔"

(الفضل 16مئی 1925ء)

☆ 20مئی 1928ء کو جامعہ احمدیہ کا باقاعدہ افتتاح ہو ا درجہ اولیٰ اور درجہ ثانیہ جو مدرسہ کی مولوی فاضل کلاس تھی۔اور درجہ ثالثہ اور درجہ رابعہ مبلغین کلاس کے طور پر شروع ہوئیں۔چنانچہ اس کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا :

"تبلیغ کے لحاظ سے یہ کالج ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں صرف دینی علوم پڑھائے جائیں بلکہ دوسری زبانیں بھی پڑھانی ضروری ہیں۔ہمارے جامعہ میں بعض کو انگریزی ، بعض کو جرمنی ، بعض کو سنسکرت، بعض کو فارسی ، بعض کو روسی، بعض کو سپینش وغیرہ زبانوں کی اعلیٰ تعلیم دینی چاہئے۔کیونکہ جن ملکوں میں مبلغوں کو بھیجا جائے ا کی زبان جاننا ضروری ہے ....اس کالج میں ۃر زبان کے پروفیسر مقرر ہوں۔

اس موقع پر میں ان طلبہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں جو اس میں داخل ہوئے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں ان کے سامنے عظیم الشان کام اور بہت بڑا مستقبل ہے۔وہ عظیم الشان عمارت کی پہلی اینٹیں ہیں اور پہلی اینٹوں پر ہی بہت کچھ انحصار ہوتا ہے۔ایک شاعر نے کہا تھا :

خشت اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھے تو ثریا تک دیوار ٹیڑھی ہی رہے گی ......اس لئے انہیں چاہئے کہ اپنے جوش، اپنے اعمال اور اپنی قربانیوں سے ایسی بنیاد رکھیں کہ آئندہ جو عمارت تعمیر ہو۔اس کی دیواریں سیدھی ہوں........ان کے سامنے ایک ہی مقصد اور ایک ہی غایت ہو اور وہ یہ کہ اسلام کا اعلاء ہو۔ان کا یہی ماٹو ہونا چاہئے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون اور وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلو لا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون میرے نزدک ان آیتوں کو لکھ کر کالج میں لگا دینا چاہئے۔تاکہ طالب علموں کی توجہ ان کی طرف رہے اور انہیں معلوم رہے کہ ان کا مقصد اور مدعا کیا ہے۔"

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ:

"میرا اس جامعہ سے بڑا دیرینہ اور گہرا تعلق ہے........زندگی کی بہترین اور معصوم گھڑیاں جو بچپن کی ہوتی ہیں میں نے اس درس گاہ میں گزاردیں اور بہترین دوست اسی درسگاہ میں پائے جن پر میں اب بھی فخر کرسکتا ہوں......پھر جب 1938ء میں انگلستان سے واپس آیا تو حضورؓ نے مجھے جامعہ احمدیہ میں بطور لیکچرار مقرر فرمایا۔"

پھر آپ نے بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :

"جب تک ہمارے مربی کا تعلق باللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم نہیں ہوگا وہ عوام کے دلوں میں اس قسم کی تبدیلی پیدا نہیں خرسکے گا اور اس شعبہ کی طرف ہمارے اساتذہ کو بھی اور ہمارے عزیز بچوں کو بھی توجہ دینی چاہئے ......اگر یہ بائیس سالہ نوجوان ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس سجدہ ریز ہونا گو دنیا سے پوشیدہ ہو لیکن اثر السجود سے اس کے چہرہ پر نور نظر آئے تو لوگ اس کی طرف جھکنے کیلئے مجبور ہوجائیں گے ......دلائل کا جاننا بہت ضروری ہے لیکن صرف دلائل ہی کو کافی نہ سمجھیںَ ان کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں جنہیں حاصل کرنا آپ کا کام ہے اور ان کے بغیر آپ مقصد زندگی میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے۔ایک بالکل نوجوان جس کو کم عمری کی وجہ سے بچہ سمجھا جاتا ہے اگر وہ دعا گو ہے اگر اس کا تعلق اپنے رب سے پختہ ہے تو وہ اس بوڑھے مربی سے زیادہ ذی اثر ہوگا جس میں یہ بات نہ پائی جاتی ہو۔

جامعہ احمدیہ میں ہمارے جو بچے آتے ہیں ہم انہیں جسم انسانی میں اسی عضو کی طرح بنانا چاہتے ہیں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں خہ طلبائے جامعہ احمدیہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی وفا کا تعلق پیدا کریں اس قدر وفا کہ اس سے بڑھ کر ان کے دائرہ استعداد میں نہ ہو۔جس وقت خدا تعالیٰ ان کیلئے معلم حقیقی کے طور پر بن جائیگا تو وہ سمجھیں خہ جس مقصد کیلئے انہوں لے زندگی وقف کی وہ مقصد انہوں نے پا لیا....پس میں طلبائے جامعہ احمدیہ سے یہ کہتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں خہ جان دینے کیلئے تیار وہی ہوگا جو جان دینے سے ورے ورے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرکے خدا تعالیٰ کی رضٰ کے حصول کیلئے کوشش کرتا رہے گا۔جب طلبائے جامعہ احمدیہ ایسے بن جائیں گے تو پھر وہ ہمارے کام کے مبلغ بنیں گے ورنہ نہیں خیونکہ انہوں نے دوسروں کیلئے اسوہ بننا ہے۔دوسروں کا رہبر بننا ہے اور دنیا کی روحانی قیادت کرنی ہے۔یہ اہلیت چند سال جامعہ احمدیہ میں چند کتابیں پڑھ کر اور یہاں کھیل کود کر تو حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک اور میدان ہے ، انکے عمل کا اور علم حصول کا اور اس مقام کو پالینے کا جس کیلئے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں ہیں اس میدان کے وہ شہسوار بنیں گے تو جماعت احمدیہ کے مبلغ بنیں گے۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :

☆ "یہاں جو چند سال آپ نے گزارنے ہیں ، تقریبا سات سال ، ان میں ہر دن آپ میں انقلاب لانے والا دن ثابت ہونا چاہیئے۔اپنے عہد کا پاس کرنے والا دن نظر آنا چاہیئے۔آپ کے اساتذہ کو بھی ، آُ کے گھر والوں کو بھی ، آپ کے ماحول کو بھی اور آپ کو خود بھی اپنے اندر ہر روز ایک نئی اور پاک تبدیلی پیدا ہوتی نظر آنی چاہیئے۔آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق روز بروز بڑھنا چاہیئے۔ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ میں واقفِ زندگی ہوں اب میرا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔میری ذات اب خدا کیلیئے اور خدا کے مسیح کی جماعت کیلیئے ہے۔جامعہ کے ان سالوں میں مکمل طور پر پڑھائی کی طرف توجہ دیں ......چھوٹی موٹی تکلیفوں اور بیماریوں کی کبھی پرواہ نہ کریں، یہ آتی رہتی ہیں ....اپنے آپ کو سخت جانی کی عادت ڈالیں۔ایک ایک لمحہ آپ کا قیمتی ہے۔رات کو سوتے ہوئے اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں کہ کوئی لمحہ بھی ایسا تو نہیں جو میں نے ضائع کیا ہو، دن کے دوران، تو جب آپ اپنا اس طرح جائزہ لے رہے ہوں گے ، تو ابھی سے آپ کو وقت کی قدر کا احساس بھی پیدا ہوجائیگا۔وقت کے صحیح استعمال کی عادت بھی پڑ جائیگی اور جب آپ فارغ ہوں گے ، یہاں سے مربی بن کر ، مبلغ بن کر نکلیں گے تو اپنے زندگی کا ہر لمحۃ اور ہر سیکنڈ دین کی خاطر گزارنے والے ہوں گے۔"

☆ پھر جامعہ کینیڈا بھی خوش قسمت ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔2جولائی2005ء کو حضور انور نے اساتذہ اور طلبہ کو شرف ملاقات بخشا اور بعض امور دریافت فرمائے اس دوران آپ نے بعض زریں ہدایات سے نوازا کہ آپ کا کوئی وقت ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب ضرور مطالعہ میں رہنی چاہیئے۔مطالعہ ضروری ہے اس سے آپ کا علم بڑھتا ہے۔مختلف جماعتی رسائل پڑھنے کی تاکید فرمائی۔طلبہ کو سائنسی مضامین کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے اور نی ایجادات اور تحقیقات سے واقفیت ہونی چاہیئے۔فرمایا انٹر نیٹ پر بھی آپ کو یہ مضامین مل سکتے ہیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر القرآن

مختلف جلدوں میں شائع ہوئی اس کا مطالعہ کریں۔حضور انور نے محترم پرنسپل صاحب کو ہدایت فرمائی ان کو نمازوں سمیت 18 گھنٹے کا پروگرام بنا کر دینا چاہئے چھ گھنٹے صرف ریسٹ اور آرام کے ہوں۔

☆ پھر جامعہ احمدیہ قادیان کے طلبہ واساتذہ کو بھی 2005ء میں شرفِ باریابی حاصل ہوا۔حضور انور نے طلبہ جامعہ احمدیہ کا جائزہ لیا اور آخر پر فرمایا :

"حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ دینی علم رکھنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ راست تھے اور بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔اسی طرح مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ کا مقام دیکھیں کیا معیار تھا ان کے منہ میں مخالفین نے گوبر ڈالا آپ نے اس کو نعمت کہا۔جس پر مخالفین شرمندہ ہوئے۔آپ جامعہ کے طلبہ اس مثال کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں آپ نے اپنے علمی معیار کو بلند کرنا ہیا ور قربانی کے معیار کو بلند کرنا ہے۔اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا ہے۔کم از کم آپ کو نصف پارہ تو ضرور تلاوت کرنی چاہئے۔سونے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب ضرور مطالعہ کریں۔"